طالب محسن

جن اور فرشتہ

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث: ۶۷۔۷۲)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما من أحد إلا و قد وکل بہ قرینہ من الجن و قرینہ من الملائکۃ ۔ قالوا : و إیاک یا رسول اللّٰہ ۔ قال : و إیای ، و لکن اللّٰہ أعاننی علیہ فأسلم ، فلا یأمرنی إلا بخیر ۔

''ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے، مگر یہ کہ وہ اپنے ساتھی ایک جن اور ایک فرشتے کے سپرد کر دیا گیا ہو۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ، کیا آپ کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ نے میری مدد کی، چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ لٰہذا وہ مجھے خیر ہی کی باتیں کہتا ہے۔''

لغوی مباحث

وکل بہ: 'وَکَّل' کا مطلب اپنا معاملہ کسی کے سپرد کرنا ہے۔ یہاں یہ مجہول ہے اور اس سے مراد ان کا مسلط ہونا ہے۔

قرین : ساتھی، جس کا ساتھ ہمہ وقتی ہو۔

متون

اس روایت کے متون میں کچھ فرق تو محض لفظی ہیں۔ مثلاً ایک روایت میں 'من الجن' کے بجائے 'من الشیاطین' ہے۔ اسی طرح احمد کی ایک روایت میں 'قد وکل به' کی جگہ 'ومعه' روایت ہوا ہے۔ لیکن ایک فرق کافی اہم ہے اور وہ فرق یہ ہے کہ ایک دو روایات میں 'قرینه من الملائکة' کا ذکر نہیں ہے۔ کیونکہ زیادہ تر روایات میں یہ جز بیان ہوا ہے۔ چنانچہ اسے راویوں کا سہو ہی قرار دیا جائے گا۔

معنی

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو کچھ مادی قواعد وضوابط کا پابند بنا رکھا ہے۔ یہ قواعد ہم اپنے مشاہدے اور تجزیاتی مطالعے کی روشنی میں سمجھ لیتے ہیں۔ جدید دور میں سائنس دانوں نے اس دائرے میں بہت سا کام کیا ہے اور وہ بہت سے قوانین دریافت کر چکے ہیں اور دریافت کرتے رہیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ دنیا صرف ان مادی احوال تک محدود نہیں ہے۔ اس مادی کارخانے کے پیچھے ایک غیر مادی نظام بھی کارفرما ہے۔ اس روایت میں اس غیر مادی دنیا کے ایک معاملے کے بارے میں خبر دی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ کچھ غیر مادی طاقتیں وابستہ ہیں۔ یہ طاقتیں خیر اور شر کی طاقتیں ہیں۔ اس روایت میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ان طاقتوں کے وابستہ ہونے سے کوئی انسان بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔

قرآنِ مجید میں یہ بات بیان ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذی شعور مخلوقات میں فرشتے اور جنات بھی شامل ہیں۔ فرشتے سراپا خیر مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تنفیذ کا ذریعہ بھی ہیں۔ جنات انسانوں کی طرح آزمایش سے گزر رہے ہیں اور انھیں خیر وشر کے ترک واختیار کی پوری آزادی حاصل ہے۔ چنانچہ ان میں صالحین بھی موجود ہیں اور اشرار بھی پائے جاتے ہیں، بلکہ انھی کا ایک فرد ابلیس انسانوں کو گمراہ کرنے کا مشن اختیار کیے ہوئے ہے اور اپنے اس مشن کو پورا کرنے کے لیے انسانوں اور اپنے ہم جنسوں سے کام بھی لیتا ہے۔ ہمارے نزدیک، ملائکہ کی ذمہ داریوں اور ابلیس اور اس کے لشکر کی چالبازیوں کے نتیجے میں وہ صورتِ حال پیدا ہو جاتی ہے جس کے لیے اس حدیث میں ایک جن اور ایک فرشتے کے مسلط کیے جانے کی تعبیر اختیار کی گئی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

یہاں یہ بات واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کی رہنمائی اور بھلائی ہی کا بندو بست کیا گیا ہے۔ یہ آزمایش کے لیے جنوں اور انسانوں کو دی گئی آزادی ہے جس کے نتیجے میں مذکورہ صورتِ معاملہ پیدا ہو جاتی ہے۔

قرآنِ مجید میں یہ بات اس طرح بیان نہیں ہوئی، لیکن فرشتوں اور جنات کے انسانی زندگیوں میں کردار اور مداخلت کو مختلف مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً سورۂ انعام میں بتایا گیا ہے:

وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً۔ (۶:۶۱)

''وہ اپنے بندوں پر پوری طرح حاوی ہے اور وہ تم پر اپنے نگران مقرر رکھتا ہے۔''

مولانا امین احسن اصلاحی اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مطلب یہ ہے کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ خدا اپنی مخلوق کے کسی فرد اور اپنے گلے کی کسی بھیڑ سے غافل ہوتا ہے، سب ہر وقت اسی کے کنٹرول میں ہیں۔ وہ برابر اپنے نگران فرشتوں کو ان پر مقرر رکھتا ہے، جو ایک پل کے لیے بھی ان کی نگرانی سے غافل نہیں ہوتے۔'' (تدبر قرآن، ج ۳، ص ۷۰)

سورۂ رعد میں اس سے بھی واضح الفاظ میں یہ بات بیان ہوئی ہے:

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُوْنَهُ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ۔ (۱۳:۱۱)

''ان پر ان کے آگے پیچھے سے امرِ الٰہی کے مؤکل لگے رہتے ہیں جو باری باری ان کی نگرانی کرتے ہیں۔''

اسی طرح جنات کے مسلط ہونے کا مضمون بھی قرآنِ مجید میں بیان ہوا ہے۔ سورۂ زخرف میں ہے:

وَ مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِيْنٌ۔ (۴۳:۳۶)

''اور جو خدا کے ذکر سے اعراض کر لیتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔''

درجِ بالا آیات کے مطالعے سے واضح ہو جاتا ہے کہ روایت میں جو بات بیان ہوئی ہے، وہ قرآنِ مجید میں بھی بتائی گئی ہے۔ روایت سے شبہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدھی راہ پر لگانے کے ساتھ ساتھ گمراہ کرنے کا بندوبست بھی کیا گیا ہے۔ سورۂ زخرف کی آیت سے واضح ہو جاتا ہے کہ شیطان کا تسلط خود انسان کے اپنے عمل کا نتیجہ ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حوالے سے یہ بیان کیا ہے کہ میرے جن کو مسلمان کر دیا گیا ہے۔ یہ درحقیقت پیغمبر کی عصمت کی حفاظت کے اس نظام کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کارِ دعوت کے تحفظ کے لیے کیا جاتا ہے۔

کتابیات

مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب ۱۷۔ دارمی، کتاب الرقاق، باب ۲۴۔ مسند احمد، مسند عبداللہ بن عباس، مسند عبد اللہ بن مسعود۔

شیطان اور انسان

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

عن أنس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن الشیطان یجری من الانسان مجری الدم۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسانی جسم میں اسی طرح گرداں ہے جیسے خون گرداں ہے۔''

لغوی مباحث

یجری مجری ......: کسی کی جگہ آنا، قائم مقام ہونا۔

متون

بخاری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اپنے ایک عمل کی دلیل کے طور پر تھا۔ روایت کے الفاظ ہیں:

عن علی بن الحسین رحمہ اللہ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

''حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے

فـی الـمسـجـد و عـنـده أزواجــه فرحن ۔ فـقـال لصفية بنت حيي: لا تـعجلي حتى انصرف معک و کان بيـنهـا فی دار اسامة ۔ فـخرج النبی صـلـی الله عـلـيه وسلم معها ۔ فـلقيه رجـلان مـن الانـصـار ۔ فـنـظـرا الی الـنبی صـلـی الله عـلـيــه وسلم ، ثم أجازا ۔ و قـال لهـمـا النبی صلی الله عـلـيه وسلم : تعاليا ، إنها صفية بنت حيی ۔ قـالا : سبـحـان الله يا رسول الله ۔ قـال : إن الشيـطـان يجری من الانسـان مجری الدم و إنی خشيت أن يلقی فی أنفسکما شيئا ۔

اور آپ کے ساتھ آپ کی ازواج بیٹھی خوش ہو رہی تھیں۔ آپ نے صفیہ بنت حیی سے کہا: جلدی نہ کرو میں تمھارے ساتھ لوٹوں گا۔ اور صفیہ کا گھر دارِ اسامہ میں تھا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نکلے۔ اس موقع پر انصار کے دو آدمی ملے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا، پھر آگے بڑھ گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو کہا: ادھر آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ، یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا: شیطان انسانی جسم میں اسی طرح گرداں ہے جیسے خون گرداں ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ تمھارے دل میں کوئی بات نہ ڈال دے۔''

(بخاری، کتاب الاعتکاف، باب ۱۱)

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بخاری کی دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صفیہ کے مسجد میں حضور سے ملنے آنے کا واقعہ اس وقت پیش آیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف تھے۔ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے آئی تھیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مشکوٰۃ نے یہ روایت مسلم سے لی ہے اور پوری روایت لینے کے بجائے باب کی مناسبت سے مکالمے کا ایک جز لے لیا ہے۔ اس جز کے اعتبار سے متون میں صرف ایک ہی فرق روایت ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ '......يجری ......مجری' کے بجائے '......يبلغ......مبلغ' کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

دارمی، ابنِ ماجہ اور احمد میں مروی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ ایک اور موقع پر بھی بولا تھا۔ اس روایت کے الفاظ ہیں:

عــن جـابر قـال : قـال رسـول الله صـلـی الله عـلـيه وسـلـم : لا تـدخـلـوا عـلـی الـمغيبات ۔ فـان الـشيطان

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکیلی بیوی ہو تو گھر میں داخل نہ ہو، کیونکہ شیطان ابنِ آدم میں اس

یجری من ابن آدم کمجری الدم۔ قالوا: و منک؟ قال: نعم ولکن اللّٰہ أعاننی علیہ فأسلم۔ (دارمی، کتاب الرقاق، باب ۶۴)	کے خون کی طرح گرداں ہے۔ لوگوں نے پوچھا: کیا آپ کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا۔''

معنی

شیطان نے جس مشن کو اختیار کیا ہے، اس کے لیے اس کو متعدد کارندے دستیاب ہیں اور وہ انھیں انسانوں کے پیچھے لگائے رکھتا ہے۔ اس روایت میں ان شیاطین کی مستعدی کو واضح کیا گیا ہے۔ یعنی یہ ایک انسان پر اپنے افکار کے ساتھ حملہ آور ہونے کی بار بار کوشش کرتے ہیں۔ یہ کوشش شب و روز میں اتنی بار کی جاتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خون کی گردش سے تشبیہ دی ہے۔

مقصود یہ ہے کہ شیطان کے معاملے میں صالح سے صالح آدمی کو بھی بے پروا نہیں ہونا چاہیے۔ شیاطین ہر وقت چپکے رہتے ہیں اور در اندازی کے ہر موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ متون کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی بیوی کے ساتھ کھڑے ہونے پر راہ سے گزرنے والوں پر واضح کرنا ضروری سمجھا کہ آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ جب انھوں نے کسی سوے ظن کی نفی کرنی چاہی تو آپ نے یہ واضح کیا کہ اسی طرح کے مواقع ہوتے ہیں جب شیاطین فائدہ اٹھاتے اور برائی کا بیج بوتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے اکیلی عورت کے گھر میں داخل ہونے سے منع کرتے ہوئے بھی یہی جملہ کہا ہے۔ اس موقع پر بھی آپ کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کے لیے برائی کی طرف ابھارنے کے مواقع پیدا نہ کرو۔

اس روایت سے عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ابلیس ہر آدمی کی رگوں میں گرداں رہتا ہے۔ یہ محض غلط فہمی ہے۔ ابلیس کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ وہ ہر جگہ ہر وقت موجود رہے۔ یہ اس کے کارندے ہیں جو وہ مختلف لوگوں پر مسلط کر دیتا ہے اور وہ مسلسل اپنے ہدف کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔

کتابیات

بخاری، کتاب الاعتکاف، باب ۱۱۔ ۱۲۔ کتاب بدء الخلق باب ۱۰۔ کتاب الاحکام، باب ۲۱۔ مسلم کتاب السلام، باب ۹۔ ترمذی، کتاب الرضاع، باب ۱۶۔ ابوداؤد، کتاب الصوم، باب ۷۹۔ کتاب السنۃ، باب ۱۸۔ کتاب الادب، باب ۸۸۔ ابن ماجۃ، کتاب الصیام، باب ۶۵۔ احمد، مسند انس بن مالک۔ مسند جابر بن عبداللہ۔ حدیث صفیہ ام المومنین۔ دارمی، کتاب الرقاق، باب ۶۴۔